فتبارک اللہ احسن الخالقین

بعون وتائید خالق ارض وسموات در زمان مسرت آیات رسالہ در نعت سرور کائنات

شگوفۂ نعت ۱۳۱۷ھ

بعد حفظ حق تالیف باسناد سرکاری بار سوم

باہتمام احقر عباد اللہ القوی محمد عبد اللہ صدیقی مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع گردید
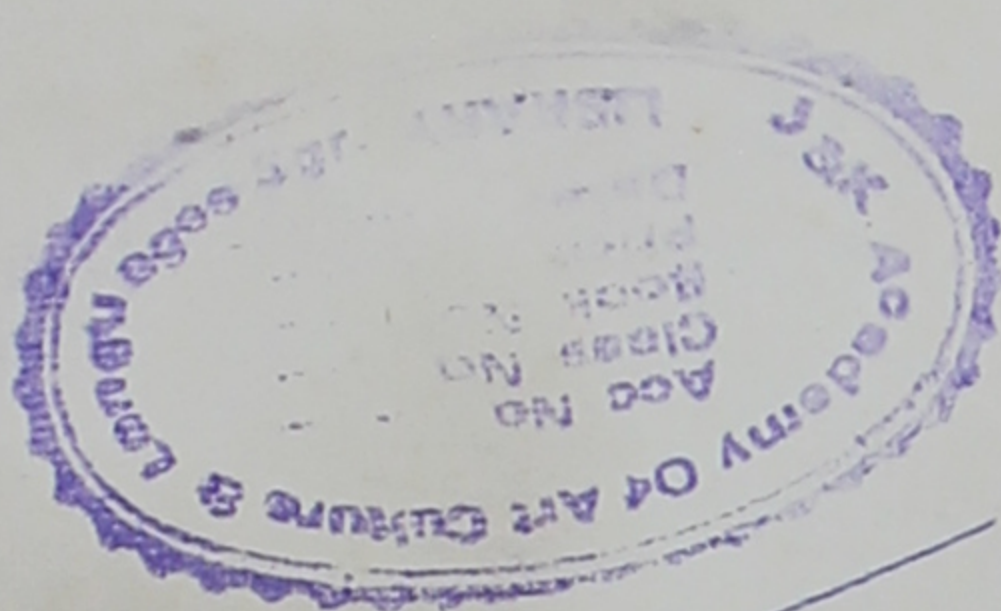
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ستایش ونیایش اوس خالق کون ومکان کو سزاوار ہی کہ جسنے روے زمین پہ انواع انواع کی نعمتین پیدا کین اور اپنی قدرت کاملہ دکھاکر ایک کلمہ کن سے ہیجدہ ہزار عالم کو پیدا کیا اور نعت اوس سرور انبیا نبی دوسرا کو زیبا ہی کہ جسنے وادی ضلالت سے نکالکر منزل ہدایت پر پونہچایا امابعد اضعف العباد عاصی ازلی **شیخ رمضان علی** میلادخوان لکھنوی ناظرین باتمکین وعاشقان شفیع المذنبین کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ عرصۂ دراز سے بسبب حصول تلمذ جناب حاجی الحرمین مداح رسول الثقلین اوستادی مخدومی مولوی ومولائی حاجی محمد عبداللہ شاہ صاحب قادری عم فیضہ کے اکثر شوق میلادخوانی رہا اور بادۂ حب مصطفے سے سرشار رہا بیشتر شوق اسکا رہا کہ کلام نعتیہ فصیح خواہ کسیکا ہو عاشقان رسول کو سناؤن جسکے صلہ مین سعادت دارین پاؤن چنانچہ اکثر قصائد خوب و غزلیات خوش اسلوب و مخمسات مرغوب مداحین رسول کے عرصے سے میرے پاس جمع تھے مگر بوجہ تفکرات کے اتفاق اوسکی اشاعت کا نہوا اب بغرض حصول ثواب اکثر احباب نے آمادہ کیا لہذا حسب فرمایش **محمد عبداللہ** صاحب تاجر کتب لکھنؤ چوک تالیف کرکے ہدیۂ ناظرین باتمکین کیا اور دو رسالے مسمے بہ آئینۂ نعت و جلوۂ نعت زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقین کو اپنا عالم دکھارہے ہین جب ملاحظہ فرماوینگے حظ اوٹھاوینگے

اشعار

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات من تصنیف حضرت ارشاد

یا الٰہی روح ختم الانبیا کے واسطے
اے مرے مولا محمد مصطفےٰ کے واسطے

اے خداوندِ جہان خیر الوریٰ کیواسطے
میرے مالک شافع روز جزا کیواسطے

رحم کر مجھپر محمد مصطفےٰ کے واسطے

ہو نہین سکتے بیان احسان ترے لیے کبریا
ہم گنہگارون کو ہے ایسا نبی تونے دیا

ہمکو احمد مجتبےٰ کے آل مین پیدا کیا
مغفرت کا ہے وسیلہ وہ رئیس الانبیا

حشر کے دن انبیاؤ اولیا کے واسطے

ہمکو دکھلائی محمد نے رہِ شرعِ متین
مصطفےٰ ما جاء الا رحمۃ اللعالمین

ملگئی اونکی بدولت دولتِ دنیا و دین
وہ شفیع المذنبین وہ بادشاہِ مرسلین

رہنما ہے ہر ضلالت التجا کے واسطے

معجزے تونے دیے ہر اک نبی کو جسقدر
دیتے تھے مہرِ نبوت کی گواہی سب حجر

خاتمہ اونکا کیا ذاتِ بشر لولاک پر
سر پہ سایہ کرتے تھے ہر دم پر ونکو کھول کر

حکم تھا تیرا یہ مرغانِ ہوا کے واسطے

ہے طفیلِ مصطفےٰ کیا کیا تو ہمپر مہربان
جمع ہو کر سب فرشتے ہوتے ہین تسبیح خوان

مہربانی سے ترے بالائے قصرِ آسمان
مانگتے ہین وہ دعاے مغفرت تجھسے وہان

کلمہ گویانِ محمد مصطفےٰ کیواسطے

برق و باران نجم خورشید و قمر پیدا کیے
نخل سے گل تونے اور گل سے ثمر پیدا کیے

سنگ مین یاقوت سیپی مین گہر پیدا کیے
واہ کیا حور و ملک جن و بشر پیدا کیے

ایک دم مین زینت ارض و سما کیواسطے

منکشف کنتم عدم سے کر دیے لوح و قلم
صفحۂ سررشتہ کن کو کیا تو نے رقم

پھر کریگا ایک دم مین لم یکن اونکا عدم | جز تری ذاتِ معلےٰ پھر یہ دنیا ہو نہ ہم

تو بقا کیواسطے ہے ہم فنا کیواسطے ہیٔ

تو حکیم ایسا ہے مردہ چاہی تو زندہ کرے | ایک دم مین زندۂ جاوید کو مردہ کرے

مرگ کا کوئی طبیب افسوس درمان کیا کرے | نسخۂ کارِ قضا کو تو اگر اجرا کرے

خاصہ ہو زہر کا حاصل دوا کیواسطے

جتنے ہین بیدست و پا وشپک و کور و بیزبان | اونکو ہی خوانِ کرم سے تیرے حاصل قوت نان

کرم نار و سنگ کا بیشک تو ہی روزی رسان | کوہ مین سیمرغ اور عنقا کو بے وہم وگمان

بھیجتا ہے رزق ہر روزہ غذا کیواسطے

وہ مسبب ہی تو ہر اک شئے کا کرتا ہی سبب | یک رطب مانگے کوئی تو بخشے بستانِ رطب

ابر نیسان طالب دُر کو ملے تو کیا عجب | فرش دیبا بخش دیتا ہی تو اونکو بے سبب

ہو گیا سائل جو تجھسے بوریا کیواسطے

تجھ مین وہ قدرت ہی صحرا مین تعین تونے کیے | شیر فرزندان موسیٰ کے حفاظت کے لیے

تا ابد ادریسؑ تیرے حکم ناطق سے جیے | تو نے سامان عیش کے پھر سب بہم پہنچا دیے

حضرتِ ایوبؑ غم کے مبتلا کیواسطے

دی دوبارا تو نے چشم پیر کنعان کو ضیا | اور نئے سر سے زلیخا کو جوانی کی عطا

کر دیا یوسفؑ کو زندانِ مصیبت سے رہا | تو نے کی داؤدؑ کی توبہ قبول اے کبریا

لب ذرا کھولے تھے فریاد و بکا کیواسطے

تیری سرِّ معرفت کو مین بیان کیونکر کرون | ما عرفناک ہو ورد عارفان ذو فنون

فی الحقیقت ہی حقیقت تیری بیچون وچگون | اس جگہ ہین اہل دانش پا فتادہ سرنگون

لب ہلا سکتے نہین چون وچرا کیواسطے

تیری قدرت کا مرے مولا جہان مین شور ہی | تیری وحدت کا گروہِ انس و جان مین شور ہی

تیری عظمت کا زمین و آسمان میں شور ہے ۔ تیری رفعت کا مکان و لامکان میں شور ہے

سب مناسب ہی تری شانِ علا کیواسطے

ہر سحر مرغانِ گلشن ہیں ترے تسبیح خوان ۔ رات بھر آوازہ دیتا ہے پپیہا پی کہان

کہتا ہی دُرّاج سُبحان تیری قدرت ہر زمان ۔ بلبل عذب البیان اور طوطیِ شیرین زبان

ہین سبھی رطب اللسان تیری ثنا کیواسطے

ہودؑ کو بادِ حرارت سے رکھا بیخوف و باک ۔ صدمۂ صرصر سے قومِ عاد کی تونے ہلاک

تونے صالحؑ کی دعا مقبول کی ای ربِّ پاک ۔ قہر سے تیرے ثمودی ہو گئے سب جل کے خاک

برق نازل کی فلک سے اشقیا کیواسطے

آتش سوزان خلیل اللہؑ پر کی گلستان ۔ آب مین ماہی سے یونسؑ کی بچائی تونے جان

نوحؑ کی کشتی کو طوفانِ بلا سے دی امامان ۔ زیب دیتی ہے خدائی اے نگہدارِ جہان

تیری قدرت کے لیے اور تجہہ خدا کیواسطے

حضرتِ آدمؑ و حوّاؑ نے جب کہا کے گندم شرمشار ۔ تونے بالکل بخشدی اونکی خطا انجام کار

ہم ہین موروثی گنہگار اور تو آمرزگار ۔ کرنہ تو میرے گناہون پر نظر اے کردگار

ہم خطا کے واسطے ہین تو عطا کے واسطے

زورِ زال ضعیفہ کو اگر بخشے تو زور ۔ وہ تو دستِ رستم و بہمان کو سمجھے پاے مور

سُنکے اوسکی طاقت و زور آوری کا زور و شور ۔ کانپ کانپ اوٹھے گنارِ گور مین بہرامِ گور

ہو نہ زال اوس زال سے طالب وغا کیواسطے

قہر سے تیرے عزیزہ ہو گیا خوار و ذلیل ۔ اور ہوا نمرود پشہ سے جہنم کو رحیل

کردیا فرعون سرکش کو غریق رود نیل ۔ تیرے دیوان غضب سے ای خداوندِ جلیل

حکم جب صادر ہوا ایک قضا کے واسطے

ہی عدالت سے تری ممکن خداوند جہان ۔ پنجۂ شہباز مین رکھے کبوتر آشیان

پاسبانِ گوسفندان گرگ ہو مثلِ شبان — شرح کی حاجت نہین ای عادلِ کون و مکان

تیرے عدل و نصفت بے انتہا کیواسطے

جو کہ نادان ہین او نہین دیتا ہی تو رزقِ کثیر — جتنے دانا ان ہین رہا کرتے ہین محتاج شعیر

کبر و نخوت سے نہین راضی تو اے ربّ قدیر — عجز کو تو نے کیا ہی لطف ملبوس حریر

نرگسِ شہلا ہے حیران اک ادا کیواسطے

ہنس کو موتی چگاتا ہے تو ہر صبح و مسا — کلک قدرت سے پر دگر ان پہ قرآن لکھدیا

گرچہ مصحف کے سبب سے ہی غرور اوسکو بڑا — پر مقرر تو نے کی مور و مگس اوسکی غذا

ہڈیان تجویز کین قوتِ ہما کیواسطے

تو قوی سب سے ہی چاہے تو تو ہووے بیگمان — ناتوان ہووے توانا اور توانا ناتوان

روبہ و مور و مگس کے خوف سے ہون نیمجان — شیرِ نر خنزیر گرگ و دیو دم پیل دمان

تو ہے دافع ہر بلائے فتنہ زا کے واسطے

قہر سے دیکھے جو تو اے شاہ والا بارگاہ — ایک ساعت مین ہزارون سلطنت کردی تباہ

گر ذرا ہو تیری الطاف و عنایت کی نگاہ — تو گدا کدم مین ہفت اقلیم کا ہو بادشاہ

نام اسکندر ہو جائز بینوا کے واسطے

خاکسارون پر جو تو ذرہ بھی ہوئے مہربان — تو اونھین حاصل ہو قارون کا خزانہ بیگمان

جس سے تو پھیرے نگہ اوس سے پھرے سارا جہان — بے رضامندی حصولِ دولتِ مطلب کہان

بوالہوس پھرتے ہین ناحق کیمیا کیواسطے

مالکِ کون و مکان ہی خالقِ ارض و سما — خسروِ اقلیم یکتائی ہے اے ربِّ علا

حق ہی جز تیرے تکبر کب کسیکو ہے روا — مصرعہ سید حسن ہے شان مین تیری بجا

کبر زیبا ہے جنابِ کبریا کے واسطے

خود کہا ہی تو نے جو کوئی بوقتِ اضطراب — مجھسے گر مانگے دعا کرتا ہون فوراً مستجاب

عرض کر میری قبول ای قادرِ قدرت مآب | بہرِ تخلیص و کشائش یہ اسیرِ رنج و تاب

دونوں ہاتھ اپنے اوٹھاتا ہون دعا کیواسطے

کیا کرون مین شرح اسبابِ دلِ افگار کی | داستان جو ہے مطول ہو مرے آزار کی
قصہ موجز غیر حالت ہو اب اس بیمار کی | بے خبر اے شافیِ مطلق ضعیف و زار کی

بھیج درمان میرے دردِ جانگزا کے واسطے

کیا مین اپنے طالعِ بد کی کجی ظاہر کرون | گر الف سیدھا لکھون تو ہوکے خم بنجائے نون
ہاتھ چھو جائے مرا موتی کو تو ہو نیلگون | غیر ممکن ہی سیہ بختی کو اپنی لکھ سکون

ایک دفتر چاہیے اس ماجرا کیواسطے

بخت برگشتہ کی میرے رنگ گردش دیکھکر | چرخ سو کھاتا ہی چرخِ چنبری شام و سحر
دور دوران سے مجھے عارض ہو اب دورانِ سر | جلد پونچا دے مجھے تو منزلِ مقصود پر

دے رہائی میرے بختِ نارسا کیواسطے

گردشِ گردونِ دون سے گردش مالا یطاق | مین نے پائی ہی بزیرِ گنبدِ نیلی رواق
طاقتِ دل طاق ہو صبر و سکون بالائے طاق | اک قدم چلنا بھی زورِ ضعف سے ہی مجھکو شاق

دربدر مجھکو پھرا مت مدعا کیواسطے

شاد اور آباد کر میرے دلِ ناشاد کو | خلق کے فریادرس سُن لے مری فریاد کو
تیرے عدل و داد سے پونچو مین اپنی داد کو | دفع کر لے دادرس تو چرخ کی بیداد کو

مجھپہ باندھی ہی کمر اسنے جفا کیواسطے

دارِ فانی مین سدا وارِ مصیبت پر رہا | خونِ دل پینے کو کھانے کو طعامِ غم ملا
کچھ عبادت بھی نکی افسوس مین نے کیا کیا | عمر کھوئی مفت یان وان تحفہ لیکر آؤن کیا

پاس کچھ تحفہ نہین ملکِ بقا کے واسطے

میرے رازق تو ہو ضامن رزقِ مخلوقات کا | آسرا ہی ہر کس و ناکس کو تیری ذات کا

تو ہی بر لا مدعا اس مورد آفات کا — تجھ سوا پرسان نہین ہی کوی میری بات کا

جز ترے جاؤن کہان مین التجا کیو اسطے

ہی مجھے لاتقنطوا من الرحمۃ اللہ پہ عمل — مین کسی سے خلق مین رکھتا نہین چشم امل

کر مری مشکل تو آسان تو مین بکل پاؤن کل — چشمۂ رحمت سے اب ای خالق عز و جل

کر عنایت تازگی نخل رجا کیو اسطے

ایخدا حاجت روائی خلق تیری ذات ہی — تو کریم و کارساز و قاضی الحاجات ہے

کر نظر مجھ پر ہجوم فکر و غم دن رات ہے — دفع کر آفت مری تو دافع آفات ہے

ہو تنزل کثرت رنج و عنا کیو اسطے

بہر اسمٰعیلؑ و ابرٰہیمؑ و عیسےٰؑ ایخدا — بہر شیثؑ و آدمؑ و ادریسؑ و موسٰیؑ ایخدا

بہر یعقوبؑ و شعیبؑ و نوحؑ و یحیےٰؑ ایخدا — بہر یوسفؑ بہر خضرؑ بحر و صحرا ایخدا

کر مری امداد یونسؑ باخدا کیو اسطے

واسطہ حضرت سلیمانؑ یوشعؑ و داؤدؑ کا — صالحؑ و ایوبؑ الیاسؑ و خضرؑ داؤد کا

لوطؑ کا اسحٰقؑ کا ذو الکفلؑ کا مسعود کا — واسطہ ای کبریا ہارونؑ اہل جود کا

کر مری حاجت روا سب انبیا کیو اسطے

فاطمہؓ بنت اسد اور عائشہؓ کا واسطہ — مریمؓ و حواؓ کا اور بی ہاجرہؓ کا واسطہ

بی خدیجہؓ کا طفیل اور بی سرا کا واسطہ — حرمت ام المومنین کے ساجرا کا واسطہ

رکھ مجھے امن و امان مین انبیا کیو اسطے

واسطہ حضرت ابابکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا — سید والانسب شاہنشہ گیلان کا

خواجہ سرہند کا اور خواجہ عثمانؓ کا — واسطہ حاجی شریف صاحب عرفان کا

کر مری حاجت روا کل اولیا کیو اسطے

یا الٰہی نام اقدس ہی ترا امرزگار — تو ہی ستار معائب اور مین ہون تقصیروار

بخشدے اپنے کرم سے میرے جرم بیشمار
نزع مین ایذا انہو نہار اے پروردگار
خاتمہ بالخیر ہو مشکلکشا کیو اسطے

یا الٰہی بے بضاعت مین ہون اور ناداری ہون
مضطر و ناشاد ہون بے یار و بی یار ہون
چارہ سازِ دردمندان تو ہی مین ناچار ہون
دے شفا بیماری تکلیف کا بیمار ہون
غربت و درد و غم و زین العبا کیو اسطے

تو نبو چرخ کہن دکہلا رہا ہی چال ڈھال
پنجہ جور و ستم سے اوسکے بچنا ہے محال
ہی دل سیپارہ قرآن کی قسم محزون کمال
جلد تر فرما مرے زخمِ جگر کو اندمال
خون ناحق بادشاہ کربلا کیو اسطے

میرے مالک تجھکو اپنی کبریائی کی قسم
میرے مالک تجھکو اپنی کل خدائی کی قسم
میرے مولا فاطمہ رض کی پارسائی کی قسم
تجھکو پیغمبر کے عالیقدر بہائی کی قسم
رحم کرے آہوے غم شیر خدا کیو اسطے

کہتے ہین شیر خدا دنیا مین جسکو خاص و عام
نصرت الاخیار ہی ملکِ عرب مین جنکا نام
نیز اثنا عشری کہتے ہین جسے سکان شام
اوسکا صدقہ مشکلین آسان کر میری تمام
بو الحسن کے بو علی کے بو العلا کیو اسطے

جسکو فرمایا امیر المومنین تو نے خطاب
پیار سے اکثر کہا کرتے تھے احمد بو تراب
اور اسد کہتی تھی جسکو مادرِ عصمت مآب
اوسکے صدقے مین تو اس ناکام کو کر کامیاب
رتبہ عالی مجھے دے بو العلا کیو اسطے

کعبہ و مکہ مین جسکا نام ہے حب الولد
جسکو پہلے آسمان پر کہتے ہین عبد الاحد
دوسرے گردون پہ جو مشہور ہی عبد الصمد
ای مددگارِ جہان اس غم مین کر میری مدد
بو الحسن کے بو علی کے بو العلا کیو اسطے

ذی العلا کہتے ہین جسکو حامل عرش عظیم
روم و شیراز و حبش مین نام ہی جسکا قسیم

شاہِ مردان جسکو سب کہتے ہین فارس کے مقیم
مجھپہ کر لطف و عنایات کرم تو اے کریم
اوس شہنشاہِ نجف ذی الاوصیا کیواسطے

واسطہ اکبرؑ کے خون آلودہ سر کا اے کریم
واسطہ سبطِ نبی کے چشم تر کا اے کریم
واسطہ پیاسی سکینہؑ بے پدر کا اے کریم
ہو معالج تو مرے دردِ جگر کا اے کریم
فاطمہؑ صغرا مریض لا دوا کے واسطے

قاسم و عباسؑ کے زخمی بدن کا واسطہ
اور لاشِ اصغرؑ تشنہ دہن کا واسطہ
سینۂ صد پارۂ حضرت حسنؑ کا واسطہ
زخم حلقومِ حسینؑ بے کفن کا واسطہ
رحم کر حیدرؑ کے سب آلِ عبا کیواسطے

یہ نہین کہتا مجھے دارائی ملے
یہ نہین کہتا شکوہ و شان و کسرائی ملے
یہ نہین کہتا متاعِ حاتمِ طائی ملے
چاہتا ہون طاقت و تاب و توانائی ملے
سینہ و قلب و دماغ و دست و پا کیواسطے

یہ نہین کہتا حیاتِ جاودان تو بخشدے
یہ نہین کہتا کہ ملک مالکان تو بخشدے
یہ نہین کہتا کہ سب مالِ جہان تو بخشدے
بخشدے میرے گناہ بیکران تو بخشدے
ملتجی ہون روز و شب عفوِ خطا کیواسطے

یہ نہین کہتا جہانکی حکمرانی دے مجھے
یہ نہین کہتا سریر خسروانی دے مجھے
یہ نہین کہتا کہ تو چتر کیانی دے مجھے
ہان درِ خیر البشر کی پاسبانی دے مجھے
مرقدِ پاکِ رسولِ مجتبےٰ کیواسطے

یہ نہین کہتا نشست مسندِ ضحاک دے
یہ نہین کہتا سیاوش کی مجھے پوشاک دے
یہ نہین کہتا کمال و رفعتِ افلاک دے
مجھکو خاکِ آستان صاحب لولاک دے
تا نہو چشم اپنی حیران طوطیا کیواسطے

یہ نہین کہتا مجھے اقلیم تخت و تاج دے
یہ نہین کہتا سکندر کیطرح سے راج دے

مین بہت محتاج ہون تو رزق مایحتاج دے
اکل کا وعدہ ہی قیامت کیطرح یہ آج دے
غیب سے روزی عطا کر اس گدا کیواسطے

یہ نہین کہتا نمائش میری مثلِ ماہ کر
یہ نہین کہتا مجھے شام وحبش کا شاہ کر
یہ نہین کہتا فریدون حشمت و جم جاہ کر
بند ایذا سے رہا جلد اے مرے اللہ کر
عترتِ احمد اسیرانِ بلا کے واسطے

یہ نہین کہتا علوِ بادشاہی دے مجھے
یہ نہین کہتا کہ اوجِ پادشاہی دے مجھے
یہ نہین کہتا کہ شانِ کجکلاہی دے مجھے
قبر کی جا تو نجف مین یا الٰہی دے مجھے
جائے دلکش بادشاہِ لافتا کیواسطے

باغِ ہستی مین نہ سیرِ باغ جو مطلوب ہے
بزمِ عیش افزا نہ صہباؤ سبو مطلوب ہے
شیشۂ میگون نہ جامِ مشکبو مطلوب ہے
بس مجھے دنیا و دین مین آبرو مطلوب ہے
ساقیِ کوثر علیِ مرتضیٰ کے واسطے

نرگسِ شہلا نہ نسرین و سمن درکار ہے
عنبرِ سارا نہ اب مشکِ ختن درکار ہے
گوہرِ یکتا نہ یاقوتِ یمن درکار ہے
صحتِ کلی خدائے ذوالمنن درکار ہے
نام ہے کافی ترا میری شفا کیواسطے

آل مین ہون مین لحاظ صاحبِ معراج کر
کشورِ دل سے غنیمِ رنج کو اخراج کر
ہے مجھے پیدا کیا پیدا کیے کی لاج کر
اپنے اور بیگانے کا مجھکو نہ تو محتاج کر
سیّد باقر امیرِ دوسرا کیواسطے

حشر مین مجھپر کرم ہو اے مرے ربِ کریم
رہبرِ کامل تو ہے اور مظہرِ فیضِ عمیم
ہو نہ مشکل مجھکو چلنا جادۂ امید و بیم
ہر قدم پر کیجیو آسان صراطِ مستقیم
جعفرِ صادق امامِ رہنما کے واسطے

آشنا بحرِ تردد مین رہا مین اسقدر
لختِ دل سے پائے یاقوت اشک سے پائے گہر

مثل ماہی ہون طپان مین جان بلب جاؤن کدہر | تو غنی ہی غیب سے دولت عنایت مجھکو کر

موسیٰ کاظم دُرِ بحرِ سخا کیواسطے

یہ نہین خواہش کہ مثل کامران ہون کامران | ہی محل مانگون ہو نمین نوشیروانی کب مکان
تیری درگاہِ معلےٰ چھوڑ کر جاؤن کہان | ہو رضامندی تو ہمیشہ مونمین رکھ باعز و شان

مجھکو یارب حضرتِ موسی رضا کیواسطے

دستۂ سوسن نہ مجکو تختۂ گل کر عطا | بادۂ رنگین نہ دورِ جام و قلقل کر عطا
ہان دلائی احمدی کے تو مجھے مل کر عطا | فرض و شرع ورعِ تقوی کا نشا کل کر عطا

صاحبِ تقوی نقی باتقا کیواسطے

جان آسانی سے نکلے میری وقتِ آخری | سورۂ یٰسین زبان پر لب پہ ہو نامِ نبی
رکھیو تو ایمان کو قائم صدقہ آلِ نبیؐ | ای مرے مالک خصوصاً حضرتِ سید نقی

وارثِ معنیٔ صرفِ انما کے واسطے

قبر تیرہ مین جو کچھ خوف آئے اس رنجور کو | تو دکھادینا محمدؐ کے رخِ پر نور کو
تاکہ مدفن پہ مرے حسرت ہو کوہ طور کو | اور روشن کیجیو میری شبِ دیجور کو

عسکری خورشید برجِ ہل اتی کیواسطے

عازمِ ملکِ بقا ہو جب یہ روحِ پُر الم | رہنمائی کے لیے درکار ہے تیرا کرم
راہ و رسمِ دینِ احمدؐ پر رہون ثابت قدم | دستگیری میری کرنا ائخدا اے محترم

ہادی دین مہدی شاہِ ہدا کیواسطے

بخشش روز قیامت کی بشارت دے مجھے | دولتِ دین زنہ لطف و عنایت دی مجھے
فکر مکروہات دنیا سے فراغت دے مجھے | طاقتِ صوم و صلوٰۃ و زہد و طاعت دے مجھے

انبیا و اولیا و اتقیا کے واسطے

گر خطاکار و پر جرم عصیان ہو نمین میرے خدا | رکھتا ہون تیری عنایات کرم پر مین رجا

سید محمود کی اولاد مین پیدا کیا | شرم رکھلے تو مری اے مالک ہر دوسرا

حاجی الحرمین جد با صفا کیواسطے

جب فشارِ قبر کا ڈر ہو کنارِ قبر مین | مجھپہ الطافِ پیمبر ہو کنارِ قبر مین
میرے آقا میرے سر پہ ہو کنارِ قبر مین | پاے مولا ہو مرا سر ہو کنارِ قبر مین

ہو نہ عصیان کی سزا اس نا سزا کیواسطے

آتش دوزخ جو ہووے مشتعل روزِ جزا | پنجتن کے سایہ مین ان مین بھی ہو جاؤن کھڑا
اور پڑہون لی خمسۃ اطفی بہا حرالوبا | جب کہون الفاطمہ تو فاطمہ رض خود لین بچا

مصطفےٰ کیواسطے اور مرتضےٰ کیواسطے

خفتۂ ملکِ عدم چونکینگے جب روزِ حساب | ینفخ فی الصور سے خلقت کو ہوگا اضطراب
قبر سے کہتا ہوا اوٹھون مین باچشم پر آب | یا محمد یا جنابِ فاطمہ رض یا بوتراب

جلد تر لیجیو خبر میری خدا کیواسطے

التجا و ملین ہی کہ دردِ دل کہون حسنین سے | وہ کرین عرض اپنے نانا سید الثقلین سے
میرے حامی ہون نبی تجبہ مالکِ کونین سے | تو بچون مین رنج و عسرت و ار عذاب الدین سے

دست رس عشرت ہو اس بیدست و پا کیواسطے

ربع مسکون مین تو آسائش سدا مجکو ملے | مصطفےٰ کی جاد ہی روزِ جزا مجکو ملے
ہشت جنت میرے خمسہ کا صلہ مجکو ملے | بڑھکے خواہش سے مری دیکہون تو کیا کیا مجکو ملے

کچھ نہین ہی حد تری لطف عطا کیواسطے

خمسۂ ارشاد کافی ہی براے مذنبین | کیا تعجب ہی کہ ہو مقبول رب العالمین
کیون نہ ہر مضمون پر آمین کہین روح الامین | کسطرح سے ہون نہ واقف حامل عرش برین

آفرین و واہ واہ و مرحبا کیواسطے

قصیدہ

دیوانہ گیسو کو یہ شوریدہ سری کیون ہے
سوزش پہ زیادہ مرا داغ جگری کیون ہے

خالق نے بلایا کہان محبوب کو اپنے
ہان ششدر و حیران یہ خیال بشری کیون ہے

بنتے ہین جو جبرئیل نقیب اور کبھی قاصد
کس شاہ کی آمد ہی او نہین دردسری کیون ہے

کیون آتی ہین حورین در جنت پہ نکھر کر
اوریس نہاتا تا او نہین ملبوس زری کیون ہے

شاداب کیا گریۂ الفت نے کسیکی
جوبن پہ بہارِ گل داغ جگری کیون ہے

کیا گیسوِ احمد کو دیا بوسہ بصد شوق
عیسےٰ کو خجل کرتی نسیم سحری کیون ہے

گر وصل کو مانع نہین قوسین کا پردہ
پھر شوق کو یہ آرزوی پردہ دری کیون ہے

سبزی کی بہارین ہین عیان کیون لب کوثر
تسنیم زلالِ کرمِ حق سے بھری کیون ہے

ہر ہفت سنور کر ہوئی کیون اہل فرادیس
مسی سے لب حور گل نیلوفری کیون ہے

پہنے ہین جو انان جنان سبز قبائین
غنچونکے سرون پر یہ کلاہِ تتری کیون ہے

بیچین کیا الفتِ احمد نے تجھے کیا
نشتر تو مدینہ کیطرف اب سفری کیون ہے

از احقر العباد شیخ رمضان علی عاجز مؤلف رسالہ ہذا

کیون دھوم ہی افلاک پہ یہ جلوہ گری کیون ہے
معراج کی شب آج بنی رشک پری کیون ہے

گلشن مین ترشح ہوئی کس ابر کرم کی
ہر شاخ شجر گل سے لدی اور ہری کیون ہے

ہی کسکی سواری کے لیے ایسا تجمل
صورت مین براق آج بنا مثل پری کیون ہے

شاید ہی کیا کوچۂ احمد کا طواف اسنے
اتراتی ہوئی پھرتی نسیم سحری کیون ہے

غلمان و ملک چرخ پہ صف باندھی کھڑے ہین
آمد ہی یہ کس شاہ کی یہ منتظری کیون ہے

آخر یہ خوشی کیا ہے کہ فردوس کی ہر حور
جوبن مین ہے مست اور جوانی مین بھری کیون ہے

کیا لکھتا ہے لبہاے محمد کی اسے مدح
کلک و زبان آج مرا نیشکری کیون ہے

مجرے کو کھڑے چرخ پہ ہین عیسےٰ و موسیٰ
یہ سر مین ہوا شوق محمد کی بھری کیون ہے

گذریگا بصد شان یہ کون آج ادھر سے — جبریلؑ نے سدرہ کو یہ دی جلوہ گری کیون ہے
کیا دیکھا ہے روے عرق آلودہ محمدؐ — پیشانی گلہاے جنان مین یہ تری کیون ہے
قندیلین ہین آویختہ ہر شاخ شجر مین — گلشن مین چراغان کی یہ جلوہ گری کیون ہے
فراش صبا دیتا ہے کیون پلکونسے جھاڑو — اور عطر چھڑکتی یہ نسیم سحری کیون ہے
سرگرم ہین سب اہلِ سما کام مین اپنے — ہر ایک کو زینت کے لیے دردسری کیون ہے

لازم ہے کہ اب نغمہ سرا تو بھی ہو عاجز
یہ وقت خوشی کا ہے تجھے بیخبری کیون ہے

محمدؐ ہین نبی کل کے نبوت اسکو کہتے ہین — گیا شاہِ رسل حق نے رسالت اسکو کہتے ہین
محمدؐ کو ہوئی معراج رفعت اسکو کہتے ہین — گئے پہنے ہوئے نعلین عزت اسکو کہتے ہین
خدائی ہم سبھونکے اونکے کہنے سے گنہ بخشے — عنایت اسکو کہتے ہین شفاعت اسکو کہتے ہین
بچانیکو ہمین حضرت نے کیا کیا سختیان جھیلین — عزیزون اپنی امت سے محبت اسکو کہتے ہین
چڑھا پاؤن پہ ورم اور شب گذاری وہ وہ رکعتین — ریاضت اسکو کہتے ہین عبادت اسکو کہتے ہین
قیامت مین کہینگے نفسی نفسی سب مگر حضرت — نہ بھولینگے ہمین اوسدن بھی شفقت اسکو کہتے ہین
خطابِ امتِ مرحومہ خالق نے دیا ہمکو — شرف بخشا ہے ہر امت پہ امت اسکو کہتے ہین
شبِ معراج مین جو کچھ ہوئین اللہ سے باتین — بیان امت سے کین آکر ہدایت اسکو کہتے ہین
قریب و دور کی اشیا کو یکسان دیکھتے حضرت — عجب پُرنور تھین آنکھین بصارت اسکو کہتے ہین
فرشتے کھولتے دروازے جب چرخ چہارم کے — سنا کرتے تھے طفلی مین سماعت اسکو کہتے ہین
علیؓ کی جود و بخشش کا بیان کیا کر سکے کوئی — دیا فرزند سائل کو سخاوت اسکو کہتے ہین
علی مرتضےٰؓ بیشک بہادر ہین دلاور ہین — کیے انتر کے دو ٹکڑے شجاعت اسکو کہتے ہین
حسینؓ ابن علی دیتے رضاے حق پہ تھے اپنی — دیا راہِ خدا مین سر اطاعت اسکو کہتے ہین
پئے خوشنودیِ حق کس خوشی سے جان دی شہ نے — خدا خود جسکا شاہد ہے شہادت اسکو کہتے ہین

یزیدِ روسیہ نے ظلم کے خنجر سے سر کاٹا
کیا پامال لاشون کو شقاوت اسکو کہتے ہین

جو تصویرِ رسول اللہ تھے حضرت علی اکبرؓ
مٹایا اونکو اعدا نے عداوت اسکو کہتے ہین

شہید اصغرؓ ہوئے تیرِ جفا سے اون لعینونکے
نہ پانی کا دیا قطرہ ضلالت اسکو کہتے ہین

حسینؑ ابن علی پہ جان و دلسے جو ہوئے شیدا
سرِ میدان لڑا جا کر رفاقت اسکو کہتے ہین

خدا کا شکر کس منھ سے بجا لائین ہم ای سلطان
محمدؐ سا دیا ہادی ہدایت اسکو کہتے ہین

من تصنیف جناب حاجی الحرمین مداح رسول الثقلین استادی مخدومی مولوی و مولائی حاجی محمدؐ عبد اللہ شاہ صاحب قادری عم فیضہ

محبت مین نبیؐ کی جو دل و جان چاک کرتے ہین
جدائی مین یہ سودا ہی گریبان چاک کرتے ہین

خدا کیواسطے صورت دکہادو اپنی رویا مین
ہمیشہ انتظار ای صاحبِ لولاک کرتے ہین

مین کیا ہون کہ سکون جو وصف تیرا ای شہ والا
تری تعظیم سب جن و ملک افلاک کرتے ہین

بہا لائینگی اک دن اپنی جانب کشتی مقصد
ابھی تو رو کے ہم دامان و دل کو پاک کرتے ہین

تعجب ہی مدینے کو نہین جاتے ہین کیون مسکین
عبث بیٹھے ہوئے دل کو یہان غمناک کرتے ہین

قصیدہ

ہم بہار روضۂ باغ جنان دیکہا کیے
بلبل و گل کا تماشہ باغبان دیکہا کیے

شان اور شوکت سواری کی شب معراج مین
چرخ پر عیسےٰ مع کروبیان دیکہا کیے

قرب حق حاصل ہوا اللہ رے عز و وقار
راز تھے جتنے نعیان وہ سب عیان دیکہا کیے

کچھ نہ آیا رحم مجرم و رخ نگاہِ ناز پر
آہ لب پر زخم دل پہ نیم جان دیکہا کیے

کسکو یہ رتبہ ملا کسکو شرف ایسا ہوا
راہِ آمد جسکی شب قدسیان دیکہا کیے

نجم تک ہر شب خیالِ ابروِ خمدار مین
ٹکٹکی باندھے ہلال آسمان دیکہا کیے

کچھ نہ پوچھا حال بے تابونکا تمنے یارسول
آہ لب پر زخم دلپر بافغان دیکھا کیے

شربت دیدار پلوایا نہ اے ساقی دہر
آتش فرقت سے مجھکو تفتہ جان دیکھا کیے

مرہم رحمت نہ رکھا اس دل مجروح پر
زخم لاکھون نشتر غم کے نہان دیکھا کیے

خار حسرت ابتلک دلمین کھٹکتا ہی مرے
کیا وہ دن تھے جب بہار بےخزان دیکھا کیے

کیا تجلی تھی تمہارے چہرۂ پر نور کی
جس سے ہم مہتاب کے دل کی کتان دیکھا کیے

سنکے آواز حدی شوق زیارت تھا مجھے
مین تڑپتا رہگیا اور ساربان دیکھا کیے

الفت شاہ عرب دیکھو تو امت کیطرف
ہر گھڑی ہر وقت حال امتان دیکھا کیے

کچھ نہ کی شیدا پہ رحمت کی نظر شاہ رسل
چشم گریان سینہ بریان بافغان دیکھا کیے

قصیدہ

چھوڑتے ہین ہند اور طیبہ کو اب جاتے ہین ہم
مر رہینگے اونکے در پر جنکے کہلاتے ہین ہم

ہو نہ تو مایوس طیبہ مین بلا لینگے حضور
روز و شب کہکر یہی اس دلکو سمجھاتے ہین ہم

اے نبی طیبہ مین بہر حق طلب فرمائیے
جان بلب ہین ہجر مین اندوہ غم کھاتے ہین ہم

جوش وحشت ہی دکھادو روے انور یا نبی
ہند مین دیوار و در سے سر کو ٹکراتے ہین ہم

دلمین جو ارمان تہا پورا کیا اللہ نے
ہون نہ کیون مسرور طیبہ کیطرف جاتے ہین ہم

بار عصیان دوش پر ہین پانؤن اوٹھ سکتا نہین
راز دل کہتے ہوئے افسوس شرماتے ہین ہم

امت محبوب کے خالق اوٹھاتا ناز ہے
اونکے صدقے مین طلب کرتے ہین جو پاتے ہین ہم

پر شکر ہوتا ہی اپنا کام جان کس ذوق سے
لب پہ اپنے نام احمد جسگھڑی لاتے ہین ہم

آتش ہجر نبی دل کو جلائے شوق سے
سوختہ جانی مین لطف بیکران پاتے ہین ہم

حجتین کرتے تھے مجھسے قبر مین منکر نکیر
جب سنی آواز احمد کی کہا جاتے ہین ہم

کیون محمد کی نہ ہو اے اسلام ہو الفت مجھے
وہ حبیب حق ہین امت اونکی کہلاتے ہین ہم

قصیدہ

وہی دن یارون محبونکی خوشی کا ہو گا
باغ جنت مین جو دیدار نبیؐ کا ہو گا

گرد نعلین مبارک کو جو اُڑتے دیکھے
کوئی دیوانہ نہ رخسار پری کا ہو گا

جسکی جانب کو عنایت سے نبیؐ دیکھینگے
یہ یقین سمجھو کہ خالق بھی اوسی کا ہو گا

حشر کا روز بہت سخت ہی یا شاہِ امم
وان بجز آپ کے کوئی نہ کسی کا ہو گا

توشۂ نام محمدؐ ہی کو لیسنگے ہمراہ
حکم جب دارِ فنا سے طلبی کا ہو گا

دستگیر اتنا قیامت کی نہ ڈر گرمی سے
سایہ سر پر ترے نعلین علیؓ کا ہو گا

قصیدہ

عزیزو روز محشر عاصیون پر سخت تر ہو گا
بجز خیر الوریٰ اونکا کوئی چارہ گر ہو گا

شفیع روزِ جزا وہ شاہ جسدم آنکر ہو گا
بری اوسدم گناہونسے وہان اک اک بشر ہو گا

وہی سب تاجدارانِ جہان مین نامور ہو گا
قدم اوس سرورِ عالم کا جسکے فرق پر ہو گا

کرو کچھ غم نہ دلمین عاصیون تم روز محشر کا
طفیلِ احمدؐ مختار جنت مین گذر ہو گا

ہلالِ عید کی صورت وہ نہین دیکھینگے وان عاصی
لوائے حمد کے نیچے جو وہ رشکِ قمر ہو گا

نہو گا گو کوئی محشر مین بنی آدم شفیع اپنا
اگر ہو گا تو وہ ہی آنکہ خیر البشر ہو گا

نہین ہے شک ذرا اسمین محبو تم یقین جانو
اوسی جانب خدا ہو گا جدہر وہ تاجور ہو گا

بروزِ حشر یارون دیکھ لینا رحمتِ عالم
اوسے دینگے تسلی جو کوئی وان چشم تر ہو گا

بھروسا ہی اونہین کا سب گنہگارانِ امت کو
جنہین تاجِ شفاعت وان مرحمت سر بسر ہو گا

طفیلِ سرورِ عالم بروزِ حشر خالق کا
کرم اس امتِ عاصی پہ سب سے بیشتر ہو گا

ملائک عرش سے آینگے اوسکی پیشوائی کو
جہانسے عشق احمدؐ مین دلا جسکا سفر ہو گا

تصور گیسو و رخ کا پیمبر کے ہی جس دلمین
وہی شام و سحر اوس شاہ کے پیشِ نظر ہو گا

سوائے احمدِ مختار محشر مین شمیم اپنا
کوئی حامی نہ ساعی حق تعالےٰ سے بشر ہوگا

قصیدہ

جس جگہ ذکر حدیث شہِ لولاک ہوگا
ابر رحمت سے وہان نور برستا ہوگا

جبکہ امت کی شفاعت کو قیامت مین شفیع
مرا ہادی مرا مالک مرا مولا ہوگا

اوسگھڑی رتبۂ احمد ہو سبھون پر ظاہر
فیض و انعام گنہگارون پہ کیا کیا ہوگا

رات دن رہتا ہے اِس فکر مین دل دیوانہ
گور مین حال ترے جسم کا کیسا ہوگا

دورِ آخر کا ہو افخر نبیون نے کہا
سایۂ رحمتِ غفار وہ پیدا ہوگا

فخر پاوے گا شہنشاہ زمان پر فردا
امتِ احمدِ مرسل مین جو ادنا ہوگا

خاص محبوب کے رتبے کا کبھی عالم مین
نہ ہوا ایسا کوئی اور نہ ایسا ہوگا

جسم تھا نور کا سایہ سے منزہ برحق
کسطرح وصف یہ محبوب کا افشا ہوگا

عوضِ شمس و قمر غیب کے عالم مین یقین
روشنی بخش وہی نیر اعلےٰ ہوگا

فکر اشرف تو نکر نعت نبیؐ لکھتا جا
مدعا دونون جہان کا ترا پورا ہوگا

قصیدہ

احمدِ پاک پہ فدا ہین ہم
کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم

ہمسے اکسیر سے ہے کیا نسبت
آلِ احمدؐ کی خاکِ پا ہین ہم

عشق احمد مین جو کہ ہو بیخود
اوسی بیخود کے خادما ہین ہم

اپنی ہستی فنا جو اسمین ہو
حق سے سوگند پر بقا ہین ہم

زاہد وہمسے دیکھو بچنا
کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم

چشم دل کھول کے ہین دیکھو
کہین شہ ہین کہین گدا ہین ہم

اس قدر محو ہو گئے عاجز
یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم

قصیدہ

طبع کے توسن کو زمزم سے دھولانا چاہیے
پاک کرکے نعت کا میدان دکھانا چاہیے

فکر ہی گر نعت احمدؐ لکھنے کی تجھکو دلا
پہلے ابرِ نور سے کاغذ بنانا چاہیے

اور قلم بھی چاہیے ہے شاخ طوبیٰ کا ضرور
باغ مین رضوان کے ہو اوسکو منگانا چاہیے

کیا ہی ترکیبِ سویدا یاد آئی ہے مجھے
مشک اور کافور جنت کو ملانا چاہیے

قبۂ عرش معلے چاہیے دعوات کو ہو
صوف بھی اک حلۂ جنت سے لانا چاہیے

گوند بھی کچھ لائیے اشجار جنت سے نکال
خواہشِ پانی جو ہو کوثر کو جانا چاہیے

وہ لکھے اوسکو جو کچھ واقف ہو اوسکی شان سے
منشیِ تقدیر واقف ہے بلانا چاہیے

لکھ لکھا کر جبکہ ہو طیار تو پہلے اوسے
محفلِ مولود اطہر مین سنانا چاہیے

عرض میری گر ہو یہ احباب محفل کو قبول
حق مین عاجز کی دعا کو ہاتھ اوٹھانا چاہیے

قصیدہ

نہوتے مصطفےٰ ایسے اگر والا حشم پیدا
زمین و آسمان ہوتا نہ یہ لوح و قلم پیدا

ہوا وہ کعبہ جبدم معدن جود و کرم پیدا
زمین سے آسمان تک نور تھا بس دم بدم پیدا

ہوے جبسے محمدؐ مصطفےٰ شاہِ امم پیدا
نہ ہوویگا نبی ایسا کوئی عالی ہمم پیدا

ہوا مرسل ہر اک پیدا ولی ایسا بھی کم پیدا
خدا نے کس محبت سے کیا اپنا صنم پیدا

نہ رکھا یکقدم حضرت نے بحکم خدا باہر
ہوا ایسا نہین کوئی ثابت قدم پیدا

سیداوہ نانِ جو کھاتے رہی کونین کے مالک
تمھارے ہی لیے شاہا ہوا باغ ارم پیدا

نبی کی داب آمد سے ہوئے بت جابجا اوندھے
ہوئی تجھا تو نہین ایسی صدا اے درد و غم پیدا

مٹا کر کفر کو جاری کیا اسلام کا سکہ
نہوگا آپسا کوئی کبھی عالی ہمم پیدا

یہی ہی آرزو درگاہ مین تیری تعلی کی
بروزِ حشر پرسش کا نہو اوسکو الم پیدا

قصیدہ

مدت سے ہے دل طالبِ دیدار محمدؐ
اللہ دکھا دے کہین دربار محمدؐ

خواہش نہ رہے گلشن فردوس کی اوسکو
اے دل جو کوئی دیکھ لے گلزار محمدؐ

شہد وشکر وقند مین لذت یہ کہان ہی
جس درجہ ہی شیرین لبِ گفتار محمدؐ

افلاک پہ حاصل نہ قمر کو یہ ضیا ہو
خورشید سے دیکھے جو نہ رخسار محمدؐ

آ آکے قدم لین مرے سلطانِ زمانہ
ملجاے اگر خدمت سرکار محمدؐ

سودا ہو وہین دیکھ لین گر یوسفِ کنعان
دنیا مین ہین وہ گیسوِ خمدارِ محمدؐ

جن وملک وانس خریدار ہین اوسکے
کونین مین وہ گرم ہے بازار محمدؐ

حسنِ نمکین آپ کا ہے شہرۂ آفاق
جان بیچ کے ہر اک ہے خریدار محمدؐ

واقف جو نہوتے کبھی توحید خدا سے
آدمؑ بھی نہ پاتے کبھی اسرار محمدؐ

کونین کی خلقت کا خلاصہ ہی وہ مقصود
اللہ کو منظور تھا اظہارِ محمدؐ

ہم نام شفاعت سے ہین ہر طرح سرافراز
اللہ سے جب ہو چکا اقرار محمدؐ

صدیقؓ وعمرؓ حق ہین اور عثمانؓ علےؓ بھی
ہین چارون یہی پیش خدا یار محمدؐ

محشر مین وہی دیکھینگے دیدار خدا کا
دنیا مین جو رہتے ہین طلبگار محمدؐ

ہوگی نہ مرے نامۂ اعمال کی پرسش
حامی ہین اگر عترتِ اطہار محمدؐ

واحد کی شب وروز دعا ہی یہ خدا سے
دکھلا دے مجھے آنکھون سے دیدار محمدؐ

قصیدہ

جلوۂ نورِ کبریا صل علی محمدؐ
جن وبشر کا رہنما صل علی محمدؐ

شاہِ سریرِ قل کفا صل علیٰ محمدؐ
صاحب تاجِ انما صل علیٰ محمدؐ

نام نبیؐ پہ خود خدا اور ملک پڑہین درود
کلک نے لوح پر لکہا صلِّ علےٰ محمدؐ

اسم احد مین میم لا احمدِ مجتبےٰ ہوا
کب ہے خدا سے وہ جدا صل علیٰ محمدؐ

روزِ ازل سے تا ابد دونون جہان مین ایدلا
ایسا ہوا نہ ہوئیگا صل علےٰ محمدؐ

عتبۂ پاک پر ملک جہکے سر نیاز و عجز
کہتے ہین ہوکے جبہہ سا صل علیٰ محمدؐ

ابرو کے آگے ماہِ نو کرکے اوسے سر کو خم
کہتا ہے با قدِ دوتا صل علےٰ محمدؐ

نام ہو جسکا دوستو نام اله سے بنا
ہے وہ سمی کبریا صل علیٰ محمدؐ

بعد خدا ہے سر بسر ذاتِ جنابِ مصطفےٰ
اوس سا نہین ہے دوسرا صل علیٰ محمدؐ

دیدۂ دل اگر ہو وا دیکہلے اوسکو وا خدا
غل ہے زمین سے تا سما صل علےٰ محمدؐ

قصیدہ

بھروسا ہی مرے دلکو محمدؐ کی شفاعت کا
نہ توبہ کا نہ تقویٰ کا نہ محنت کا نہ طاعت کا

جگر سیپارہ ہی میرا اوسکی یادِ عارض مین
کہ آیا وصف ہی قرآن مین بس جسکی صورت کا

بھرینگے جیب و دامان مین ہر اک عاصی دُرِ شہوار
جو آیا جوش مین دریا کہین اوسکی سخاوت کا

زبان وقفِ ثنا ہی انبیا کے وصف احمدؐ مین
خدا ہی جانتا رتبہ ہی اوسکی شان و شوکت کا

کیا بندہ حبیب اپنے کا مجھکو حق تعالیٰ نے
بیان ہو کس زبان سے وصف اوسکی شانِ رحمت کا

مزارِ پاک کا شائق ازل کے دن سے یہ دل ہی
نہ حورونکا نہ غلمان کا نہ طوبیٰ کا نہ جنت کا

مین شیدا کوی جنت ہون مجھے کیا کام جنت سے
سناتا ذکر کیون واعظ ہی تو ہر بار جنت کا

ہو مدفون اگر جا کر کے مین صحراے طیبہ مین
طواف آکر کریگا ہر فرشتہ میری تربت کا

گئے جب عرشِ اعظم پہ ہر اک قدسی یہ کہتا تھا
نبیؐ آیا بتاؤ کون ہی اس شان شوکت کا

مجھے یادِ نبیؐ سے ایکدم مہلت نہین ہوتی
نماز پنجگانہ شیخ ہو جب وقت فرصت کا

فدا کر جان و مال اپنا رہِ طیبہ مین تو جا کے
اگر اسلام ہو دعوی تجھے کچھ اونکی الفت کا

قصیدہ

شبِ معراج کا بہانا تھا
اپنے محبوب کو بلانا تھا
اپنے محبوب کو بلا کے وہان
مسندِ ناز پر بٹھانا تھا
واہ کیا خوب وصل کی شب تھی
واہ کیا بھید عاشقانا تھا
حق نے فرمایا اے مرے محبوب
تجھکو عرش برین دکھانا تھا
دیکھلے آج عرش لوح و قلم
لامکان پر تجھے بلانا تھا
آتے جاتے لگی نہ دیر ذرا
یہ عجب راز دلربانا تھا
میم احمدؐ مین سے جدا کر کے
ایک سے ایک پھر بنانا تھا
تھا حبیبِ خدا کو یہ منظور
اپنی امت کو بخشوانا تھا

ہوتے حضرت نہ گر شفیعِ احمدؐ
عاصیون کا کہان ٹھکانا تھا

قصیدہ

ہے تمنا کہ مدینے کی زیارت کرتے
لیکن افسوس گئی عمر یہ حسرت کرتے
اِک طرف بیٹھ کے وصفِ قد و قامت کرتے
اپنے نالون سے بپا شورِ قیامت کرتے
مژدۂ چشم ہین جاروب کشی کے قابل
اپنی آنکھونسے تری روضے کی خدمت کرتے
ای فلک ہند سے اب سوے مدینہ لیچل
عمر گذری ہی تجھے ہمسے عداوت کرتے
کاش یہ دل جو مرا راہ مین ہادی ہوتا
ہر حرم مین دلِ خستہ کی بھی خدمت کرتے
کبھی صحرای مدینہ مین جو جاتے اک دم
سب غزالانِ حرم ہمسے محبت کرتے
بابِ رحمت پہ جو جاتے تو بچھاتے آنکھین
کام وہ کرتے جو جبریلؑ بھی رحمت کرتے

پاس منبر کے جو جاتے تو ستون کے مانند
ایسے روتے کہ تمام آدمی رقت کرتے

گاہ مکے کی زیارت سے مشرف ہوتے
اور کبھی جا کے مدینے مین اقامت کرتے

گر مدینے مین بلا لیتے رسول اکرم
صوفی غمزدہ کے حال پہ رحمت کرتے

خیال روی احمد مین دل اپنا شاد کرتے ہین
ہم اس اجڑی ہوئی بستی کو کیا آباد کرتے ہین

محمد کے ثنا گو ہین نہون مقبول حق کیونکر
ترحم کی صدا آتی ہے جب فریاد کرتے ہین

سعادت دونو عالم کی ہمین کیونکر نہ حاصل ہو
ہم اوسکی راہ مین یہ جان و دل برباد کرتے ہین

شراب عشق احمد کا نشہ جب چڑھتا ہے یارو
فلک کی سیر جون جبرئیل آدم زاد کرتے ہین

عرب سے شوکت اسلام یا حضرت نمایان ہو
بتان ہند اب ہم پر بہت بیداد کرتے ہین

تصدق ہوکے اون قدمون پہ اس روح مقید کو
قفس سے اس تن خاکی کے ہم آزاد کرتے ہین

دہلتی ہے زمین جب آہ مین کرتا ہون فرقت مین
مرے رونے پر اہل آسمان فریاد کرتے ہین

اوٹھا دو پردہ دوری بہت بیتاب ہون شاہا
کہ بھر آتا ہے دل جسدم تمہاری یاد کرتے ہین

نہو کیونکر تصدق جان و دل سے طائر سدرہ
گذر عرش معلی پر یہ آدم زاد کرتے ہین

ہمین واجب ہے ظاہر انقیاد امر رسالت پہ
کلام حق ہے وہ جو کچھ کہ وہ ارشاد کرتے ہین

قصیدہ

ذکر کسکے رخ روشن کا کیا جاتا ہے
اک سما نور کا آنکھون مین بندھا جاتا ہے

لب پہ جاری ہے مرے کس لب نازک کی یاد
منھ سے ٹپکا ہو مرے آب بقا جاتا ہے

کسکے یہ نام کی تعظیم ہے ہر جانب سے
مرحبا صل علی اون پہ پڑھا جاتا ہے

وہ محمد جسے حق نے کیا محبوب اپنا
فخر کل ختم رسل اونکو کہا جاتا ہے

اونکے مولد مین ہوئے آکے ملائک حاضر
حوریں حاضر ہوئین جنت سے سنا جاتا ہے

ایسا محبوب کہ جو اونکی اطاعت مین رہا
وہ بھی اللہ کا محبوب گنا جاتا ہے

ماہ میلاد شریف آتا ہے جب عالم مین
بزم میلاد کو گلزار بنا جاتا ہے

ہے ربیع دل عشاق ربیع الاول
غنچۂ گل کی روش دل کو کھلا جاتا ہے

اس مہینے مین جو سُن لیتے ہین بیدل مولود
سال بھر دسے نہین اسکا مزا جاتا ہے

قصیدہ

ہند سے یثرب کو اب اپنا سفر ہونیکو ہے
سر پہ ظلِ رحمتِ خیر البشر ہونیکو ہے

آج مہر برج وحدت جلوہ گر ہونیکو ہے
آفتابِ صبح محشر اک شرر ہونیکو ہے

ہوئے یا رب مجکو دیدار پیمبر دیکھنا
جذبۂ دل اپنا خضر راہبر ہونیکو ہے

اِن بتون کی فکر کیا کر ذکر محبوبِ خدا
یہ تو سب قصہ کہانی عمر بھر ہونیکو ہے

ق
ہی فلک پر کسکی آمد کی خوشی کی دھوم دھام
کیا ظہورِ خالقِ جن و بشر ہونیکو ہے

کسکی خاطر ہوتی ہین یہ زیب و زینت خلد مین
کسکی دعوت آج بامِ عرش پر ہونیکو ہے

آفتابہ لیکے کیون حاضر ہوا ہی آفتاب
کیون سلفچی ہاتھ دھونیکی قمر ہونیکو ہے

زلف کا حورین بنا لائین چنور کسکے لیے
کیون پرِ جبریل فرشِ رہگذر ہونیکو ہے

ہر ستارہ کو ہی دعوی کیون انا مِن نورہٖ کا
مہ جبین وہ کونسا عازم اِدہر ہونیکو ہے

کسکی زلف و رخ کے یہ اعجاز پر تاثیر سے
ایک جا بایکدگر شام و سحر ہونیکو ہے

ہین پئے تعظیم کسکے انبیا سارے کھڑے
جلوہ افزا کون یان مدنظر ہونیکو ہے

ق
کیا شبِ معراج ہی یہ شب کسیکی سچ کہو
کیا پیمبر کوئی یان کا ہم سفر ہونیکو ہے

پڑ رہین کانون مین میرے غیب سے آئی ندا
آج محبوبِ خدا یان جلوہ گر ہونیکو ہے

اتصالِ عاشق و معشوق کی یہ رات ہی
بادشاہِ دوسرا عازم ادہر ہونیکو ہے

خواب غفلت سے ابھی تک چونکتا شہرت نہین
عمر کا دن ڈھل چلا اب دوپہر ہونے کو ہے

قصیدہ

یوسف ہو اور احمدِ مختار اور ہے ‌ یثرب جدا ہے مصر کا بازار اور ہے
محشر کا خوف کھائے نہ امت رسول کی ‌ اللہ کا حبیب سے اقرار اور ہے
پستی کوہِ طور کہان لامکان کہان ‌ معراج حضرتِ شہ ابرار اور ہے
سب انبیا مین کہتے ہین جنکو یتیم سب ‌ اِن موتیون مین وہ دُرِ شہوار اور ہے
ہوگی سبھون کو وان طلب اپنی نجات کی ‌ لیکن ہم امتون کا طلبگار اور ہے
ہر اک نبی کو ہوگا غم اپنے ہی نفس کا ‌ غمخوار امتانِ گنہگار اور ہے
بازار حشر مین کوئی خواہان نہین مگر ‌ جنسِ گنہ کا میرے خریدار اور ہے
سجدہ مین سر کو بہرِ شفاعت جھکائینگے ‌ دوزخ سُنیگی جبکہ گنہگار اور ہے
شہرت بجز نبی مین کرون کس سے التجا ‌ حامی کوئی مرا نہ مددگار اور ہے

قصیدہ

تصدق ہو اون پہ دل وجان ہمارا ‌ جو محشر مین ہوگا نگہبان ہمارا
تمھاری محبت مین اے شاہِ خوبان ‌ یہ دل ہے بہت زار و نالان ہمارا
کبھی خواب ہی مین دکھا جاؤ صورت ‌ بہت حال ابتر ہے ایجان ہمارا
فدا کیون نہ اوس نورِ حق پر ہون وسے ‌ کہ روشن کیا جسنے ایمان ہمارا
نہ نکلے خجالت سے پھر مہرِ انور ‌ درخشان ہو گر ماہ تابان ہمارا
یہی آرزو ہے مدینے مین پہونچون ‌ خدایا بر آئے یہ ارمان ہمارا
تمہارے تصور مین ای جانِ جانان ‌ بہت دیدۂ دل ہو گریان ہمارا
ذرا اک نظر اس طرف بھی تو دیکھو ‌ بہت حال ہے اب پریشان ہمارا
مشرف زیارت سے ہون مین بھی آکر ‌ کوئی ایسا کر دیجے سامان ہمارا

تمناے یثرب مین جی پر بنی ہے
یقین ہے کہ روز جزا مجھکو احمد
نہ کیون سب رسولون سے عزت ہو بڑھکر
مدینے مین اپنے بلالین وہ مجھکو
نہ کیون نامِ پاک اونکا وردِ زبان ہو

نہین راز تمسے ہے پنہان ہمارا
یہ فرمائینگے ہے ثناخوان ہمارا
کہ ہے سب کا افسر وہ ذیشان ہمارا
یہی قول ہے اب تو ہر آن ہمارا
یہ ہے دوستون دین وایمان ہمارا

یہی علم اب دل مین خواہش ہے اپنے
ہو وصل ایے علے راحتِ جان ہمارا

قصیدہ

تحریر جبسے وصف کیا ہے حضور کا
جب شغل نعت احمدِ مرسل کا مین رکھون
موزون ہوا جو وصف قد فخرِ انبیا
انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گھڑی
ہر دم فراق شاہ مین نکلے زبانسے یہ
شامل رہیگی رحمتِ حق میری ہر گھڑی

ہر دائرے مین حرف کے عالم ہی نور کا
شہرہ نہ کیون ہو دہر مین میرے شعور کا
مضمون مین نے باندھ لیا کیا ہی دور کا
منھ سے نہ ایک حرف بھی نکلے غرور کا
اب کیا کرون علاج دلِ ناصبور کا
اک عبد پر خطا ہون مین ربّ غفور کا

للّٰلہ ہو کرم کی نظر اوسکے حال پر
اثم بھی اک جہان مین ہے خادم حضور کا

قصیدہ

فلک ہین زیر فرمانِ محمدؐ
نہ دوزخ سے نہ جنت سے ہی مطلب
ہون بے ناوک نہ زاہ ون نیم بسمل
کہے رضوان نہ سیر باغ جنت

قمر شمع سبستانِ محمدؐ
ہے شوقِ کوی بستانِ محمدؐ
اگر دیکھین وہ مژگانِ محمدؐ
اگر دیکھے گلستانِ محمدؐ

ہماری آرزو ہردم یہی ہے — ہون خاکِ کوی بستانِ محمدؐ
دلِ وحشی یہی کہتا ہے ہر وقت — کہ ہو سو جان سے قربانِ محمدؐ
ہمارا کیا دہن ہم کیا کرین وصف — خدا جب ہے ثنا خوانِ محمدؐ
صدف مین ہو گہر پانی کا قطرہ — اگر دیکھے وہ دندانِ محمدؐ
نہوگی روزِ محشر اونسے پرسش — جو ہین دل سے غلامانِ محمدؐ
ہمارے ہاتھ سے چھوٹے نہ ہرگز — اگر ہاتھ آئی دامانِ محمدؐ
ملینگے آب کوثر کے انہین جام — جو ہین دل سے غلامانِ محمدؐ

دلِ شیدا یہی کہتا ہی ہر وقت
ہماری جان ہے قربانِ محمدؐ

قصیدہ

محفلِ پاکِ محمدؐ مین جو شامل ہوگا — ہی یقین مجھکو کہ فردوس مین داخل ہوگا
کون دن ہوگا کہ اوس روضۂ اقدس کے قریب — جان نثاری کے لیے لوٹتا بسمل ہوگا
جامِ کوثر کی نہوگی اوسے حاجت اصلا — آپکی چشم مبارک کا جو سائل ہوگا
گور مین ہوگا نہ دہڑکا کوئی اوسکو واللہ — آپکے نامِ مبارک کا جو عامل ہوگا
وہ دن آئیگا کہ مین پہنچون تری روضے قریب — دیکھیے مطلبِ دل کب مرا حاصل ہوگا
ہوگا ہرگز نہ عذاب اوسکو بروزِ محشر — آپکے نامِ مبارک کا جو عامل ہوگا
ہوگا جنت مین وہ داخل نہین ہے اسمین گمان — عشق اوس چاند سے رخ کا جسے کامل ہوگا
جائیگی الفتِ احمد نہ کبھی سختی سے — کوہِ غم لاکھ اگر بیچ مین حائل ہوگا
وہ نہ دیکھے گا کبھی حور کی صورت کی طرف — آپکی تیغِ محبت کا جو گھائل ہوگا
بحرِ عشقِ نبوی مین جو ہوا غرق کوئی — جب وہ ابھرا تو یقین ہی سوے سائل ہوگا
ہوگی تسکین مرے دل کو او سیدم مولا — جب مدینہ مری آنکھون کے مقابل ہوگا

روز محشر بھی شفاعت کو گنہگارون کی
پایۂ عرش کو تو تھام کے سائل ہوگا

بہر طوف لحد پاک جو لیجائیگا بخت
جذبۂ شوق مین قربان یہ مرا دل ہوگا

دیکھینگے روضۂ اقدس کے چمن کی جو بہار
نعرۂ صلّ علی امثل عنادل ہوگا

جھاڑ دیگا پلکون کی جاروب سے خاشاک زمین
ترا آشفتہ شیدا یہ مدینے مین جو داخل ہوگا

قصیدہ ذو مطلعین نتیجہ طبع شاعر نازک خیال رشک صائب و کمال سرآمد اہل ہنر سید محمد ناظم علی نشتری عرف نشتر مقلد عرفی شیرازی

لاکھ دنیا سے ہم آلودۂ حرمان جاتے
دل مین لیکر نہ مگر حسرت و ارمان جاتے

فائدہ کیا تھا صبا سیر گلستان سے کہ ہم
گل ہیسر کیطرح سر بگریبان جاتے

دل جگر بنکے لہو دور نہ تھا آنکھون سے
حسرت آگین صفت اشک تیمان جاتے

سخت جانی کی شکایت تھی عبث ای قاتل
اپنے کردار سے ہم آپ پشیمان جاتے

دیتے گھٹ گھٹ کے دم اپنا کسی عنوان لیکن
تیرے بیمار نہ شرمندۂ درمان جاتے

دیکھتے آپ کہ کیا کیا نہ یہ آفت ڈھاتا
چھوڑ کر دل کو اگر حسرت و ارمان جاتے

دل مضطر کی پریشانی جو ہوتی کچھ کم
بے جمعیت دلہاے پریشان جاتے

دل بھی قابو مین نہ تھا ساتھ جو تیرا دیتا
ہم کہان چھوڑ کے تجکو شب ہجران جاتے

کچھ بھی دیتے جو یہ اصنام خیالی مہلت
دیدۂ دل پئے سیر حرم جان جاتے

نفس آہ جگر سے تھا نہ مانہ معمور
ہم کہان لیکے چراغ تہ دامان جاتے

جور قاتل کا نہ پہچانا مزا کچھ ورنہ
دل جگر دوڑ کے خود سوے نمکدان جاتے

عشق کے ظلم کا منصف نہین کوئی ورنہ
پارہاے جگر و قلب گریبان جاتے

جور گردون کی کوئی داد جو دیتا ہوتا
ہم بھی لیکر یہ غم آلودہ دل و جان جاتے

دیکھتا ہوتا تماسا جو غم وحسرت کا
ہمہ تن چشم سر خاک شہیدان جاتے

شمع کشتہ کا اگر یا حبہ اسُننا ہوتا
ہمہ تن گوش سر گور غریبان جاتے

دفن نادیدہ رخِ دوست جو مر کر ہوتے
نگہ خلق سے ہم خاک مین پنہان جاتے

صبر بھی دلمین نہین سوز محبت بھی نہین
ساتھ کیا لیکے ترے بےسر وسامان جاتے

کرتے محشر مین بھی تعظیم جفاے قاتل
آگے آگے دلِ زخمی کے نمکسران جاتے

حورین ہنس ہنسکے تعجب سے تماشا کرتین
یوہین جنت مین جو لیکے تجھے حیران جاتے

کوچۂ یار ہو یا کنج لحد ہو یا حشر
ہم جدھر جاتے ادھر بےسر وسامان جاتے

نشتر اب چھوڑ اِس اندازِ غزلخوانی کو
شرم آتی نہین تجھکو رہِ خندلان جاتے

یان پہ اِک مطلع پر شوق بھی لکھتا تھا تجھے
ماہ وخورشید جسے دیکھکے قربان جاتے

مطلع

کیون پے سیر چمن بلبل بستان جاتے
ہان مدینے کو بصد شوق غزلخوان جاتے

کرتے ابروے محمدؐ کا اگر ہم کچھ ذکر
کیا عجب تھا پے تسخیر صفاہان جاتے

منبر بان شوق بنا دیتا ہمین کو گویا
ہم مدینہ کے کسی گھر مین جو مہمان جاتے

رخِ پر نور محمدؐ کی صفت گر کرتے
بہر پیمایشِ طولِ مہِ تابان جاتے

ہوتے یعقوب جو با یدۂ حق بین زندہ
تیری تصویر کو لیکر سوِ کنعان جاتے

کب صفت اُس دہن پاک کی ہو سکتی تھی
کیون سکندر کی طرح چشمۂ حیوان جاتے

ق

آرزو تھی دل مضطر کی در حضرت تک
یوہین ہم خاک بسر چاک گریبان جاتے

راہ مین شوق بھی گر ہمکو اجازت دیتا
قافلہ والون کے ہمراہ غزلخوان جاتے

گلشن یثرب وبطحا کی جو سیرین کرتے
باغِ جنت کو پے طعنۂ رضوان جاتے

چھیتے گرد امِ علائق سے غم دنیا کے
صفتِ مرغ قفس شوق مین پران جاتے

ہر ہر آبلہ کو وقف تمنا کرتے
نوکِ ہر خار پہ ہم پاشنہ کوبان جاتے

کعبۂ شوق وتمنا کا جو رستہ ملتا
سجدہ کرتے ہوئے آگے جگہ وجان جاتے

صحبتِ اہلِ تجرد کا جو آتا کچھ بھی اثر — پھینک کر جامۂ تن شوق مین عریان جاتے
حلقۂ سبحہ و زنار سے ہم ہو کے رہا — لطف جب تھا کہ نہ کافر نہ مسلمان جاتے
لیلیِ شوق کا محمل جو گر اسنے کرتا — ہم ہر اک گام پہ سو جانسے حدی خوان جاتے
نام بھی آنکا لیتے نہ کبھی اے دل ہم — مر کے بھی ہم نہ نکلتے جو کبھی وان جاتے
دن مین سو مرتبہ روضے پہ زیارت کے لیے — کبھی خندان کبھی گریان کبھی حیران جاتے
آتا گر نام محمدؐ لبِ پر غم پہ مرے — آ کے منھ تک جگر و دل صفتِ جان جاتے
آستان ناصیۂ شوق سے کرتے روپوش — وانسے پائین لحد بھی کسی عنوان جاتے
مثلِ پروانہ ہم اوس مرقدِ انور کے گرد — ایک کیا چیز ہی سو جانسے قربان جاتے
کرتے حالِ دلِ مضطر کو بیان یون رو کر — زشتِ اعمالی سے گو اپنی پشیمان جاتے
کای پناہِ ہمہ امت ہمہ رحمت ہمہ فیض — اب نہین رنج اوٹھائے کسی عنوان جاتے
نہ تو دنیا مین ٹھکانا ہی نہ عقبےٰ مین جگہ — ہم کہان چھوڑ کے شاہا ترا دامان جاتے
تجھ سوا چارہ گرِ دردِ مصیبت ہے کون — چھوڑ کر تجھکو کہان ہم پئے درمان جاتے
رحم کر بہرِ خدا اب کہ نہین دیکھا ہے — یانسے محروم کسیکو کسی عنوان جاتے
ماجرا درد کا جب سارا بیان کر چکتے — پھر نحیف ہو کے سرِ خاکِ شہیدان جاتے
ہو گیئن آرزوئین جورِ فلک سے سب خاک — ہائے کسطرح با قلبِ پریشان جاتے

ہو لیتے ہم ندا اس احسان کو نشتر تا زیست
ساتھ لیکے ہمین گر حسرت و ارمان جاتے

قطعۂ تاریخ کتاب ہذا نتیجہ طبع شاعر نازک خیال رشک صاحب وکمال سرکردۂ اہل ہنر منشی سید ناظم علی نشتر

کیا جو تالیف یہ شگوفہ ہمارے اک دوست باصفا نے — کہ نام مرتضیٰ علی ہی اونکا خلیق اور با وفا سراپا

طرح طرح کے کھلائے غنچے طرح طرح کے دکھائے جلوے	کہین یہ عرفانکی ہین نمونے کہین یہ دریا بہا ثنا کا
کہین یہ بلبل کی شوخیان ہین کہین یہ گلکی کہائیان ہین	کہین یہ قدرت نمائیان ہین کہین یہ کچھ نعت شوق افزا
کوئی غزل نعت سی منور کوئی ہی پر سوز مثل اخگر	کہین یہ پیا کلام نشتر جراحت جسم وجانکا پہایا
کہین یہ غنچے چٹک رہے ہین کہین یہ سب گل مہک رہے ہین	کہین یہ بلبل چہک رہے ہین کہین یہ جہونکا چلا صبا کا

زبسکہ عشاق احمدی کا مشام اس سے ہو معطر
تو مین نے تاریخ لکھی نشتر شگوفۂ نعت مشک زیبا ہو
۱۳۱۲ ف

تتمہ

الحمد للہ کہ رسالہ **شگوفۂ نعت** مرتبہ **شیخ رمضان علی** صاحب میلاد خوان لکھنوی تیسری مرتبہ چھپکر تیار ہوگیا اور حق تالیف اسکا محفوظ ہے کوئی صاحب بغیر اجازت راقم قصد طبع نفرماوین۔

اعلان

نیاز مند کے کارخانہ تجارتی مین ہر فن کی کتب عربی فارسی اُردو وناگری موجود ہین جسکی تفصیل فہرست کلان مین تحریر ہی اور جدید تالیفات کی اشاعت ہمارے پریس سے ہوا کرتی ہی جو صاحب کتاب یا نقشہ چھپوانا چاہین تو اُسکا معاملہ بذریعہ تحریر طے ہوسکتا ہی۔ شائقین کی خدمت مین فہرست کلان آدہ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیجاتی ہی چکین۔ اچھے کپڑے پر نفیس اور خوشنما کام کے جو اول سے آخر تک یکسان اور پُر کار ہوتا ہی ہمارے یہان تیار ہوتی ہے اور مناسب قیمت پر خریدارون کو دیجاتی ہے علاوہ اسکے دیگر اشیاے ساخت لکھنؤ مثل روغن خوشبودار عطر ہر قسم دگولیان تمباکو کی نہایت عمدہ خوشبودار ورق دار اور بغیر ورق اور قوام تمباکو۔ اور گوٹہ و لچکہ مسی خوشبودار الاچی وغیرہ حسب الطلب روانہ ہوتے ہین خط کتابت اردو مین آنا چاہیے خطوط بنگلہ وناگری بوجہ نہ پڑھے جانیکے داخل دفتر ہوتے ہین